38.Politics Managers Don't Know

A Clash of Rational and Poltical Managers

۳۸۔سیاست جسے مینیجر نہیں جانتے

عقلی اور سیاسی منتظمین کا تصادم

مسٹر ایس۔ پی گپتا، جو وزارتِ صنعت، حکومتِ ہند کے تحت قائم ایکس وئی زیڈ لمیٹڈ کے ایک کارخانے کے جنرل منیجر تھے اُن کا تبادلہ اسی وزارت کے زیرِ سایہ دوسرے کارخانے میں کر دیا گیا۔ وہ اس سے قبل نہایت مشکل حالات میں ایک کارخانے میں کامیاب تبدیلی لانے کے باعث شہرت حاصل کر چکے تھے۔ اس نئی ذمہ داری پر وہ نہایت پُر جوش تھے اور اپنے سابقہ تجربے کی بنیاد پر پُر اعتماد بھی کہ وہ اس کارخانے میں بھی مثبت تبدیلی لا سکیں گے کیونکہ یہاں بھی تقریباً وہی انتظامی مسائل موجود تھے؛ جیسے بدنظمی پر قابو پانا، وقت کی پابندی بحال کرنا، اور کارخانے کی مینوفیکچرنگ و مالی کارکردگی میں اضافہ کرنا، جس کے نتیجے میں عملے کی ترغیب اور سہولیات میں اضافہ ممکن ہو سکا۔

انہوں نے صرف دو سال کے مختصر عرصے میں یہ سب کچھ حاصل بھی کر لیا۔ مگر اس غیر معمولی کامیابی کی خوشی منانے اور داد و تحسین حاصل کرنے سے پہلے ہی اُنہیں زندگی کے سب سے بڑے صدمے کا سامنا کرنا پڑا جب اُنہیں اچانک اور بے عزتی کے ساتھ عہدے سے ہٹا کر کمپنی کے ہیڈ کوارٹر میں ایک غیر اہم منصب پر بھیج دیا گیا۔

یہ اقدام ایک یونین لیڈر کی ہڑتال کے نتیجے میں کیا گیا جسے ریاستی اور مرکزی حکومت کے بعض سیاسی حلقوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ جنرل منیجر کی جانب سے یہ درخواستیں کہ کارخانے کی کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی ہے اور اس کے فوائد عملے تک بھی پہنچے ہیں نہ تو چیئرمین نے سنی اور نہ ہی بورڈ کے ایگزیکٹو اراکین نے۔ انہی اراکین نے معزز کابینہ وزیر (جو اس وزارت کے نگران تھے اور جن کی یہ کمپنی بھی تھی) کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اس کارخانے کو بتدریج نجی شعبے کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ وزیر نے پارلیمنٹ میں اس حوالے سے بیان بھی دے دیا۔

یونین لیڈر نے اس بیان کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا اور مزدوروں کو یہ کہہ کر اپنے حق میں کر لیا کہ جنرل منیجر کارخانے کو ملٹینیشنل کمپنی کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے ہیں جس سے اُن کی ملازمتیں خطرے میں پڑ سکتی ہے حالانکہ جنرل منیجر کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

پورے واقعے کو یاد کرتے ہوئے جنرل منیجر نے کہا ''یونین لیڈر ایک خاتون ملازمہ کو ہسپتال میں تنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا

تھا۔ میرے چیف منیجر نے اپنی طرف سے اُس کی ملازمت ختم کردی اور دو ہفتے کی بیرونِ ملک تربیت پر روانہ ہوگئے۔ میں نے سوچا کہ اُن کی واپسی پر اس معاملے کو دیکھوں گا۔ لیکن اس سے پہلے ہی ریاستی انتخابات کا اعلان ہوگیا اور ایک مقامی سیاست دان نے اپنی بیوی کی انتخابی مہم کے لیے یونین لیڈر کی حمایت حاصل کرلی۔ یہ سب کچھ میری سمجھ میں آئے بغیر ہوتا رہا۔

میں نے ریاست کے وزیرِ اعلیٰ، اپنے چیئرمین اور بورڈ کے ایگزیکٹو اراکین سب سے درخواست کی کہ میری کوششوں سے کارخانے کی کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی ہے مگر سب بے کار ثابت ہوا۔ شاید مجھے زیادہ محتاط ہونا چاہیے تھا خود پر قابو رکھنا چاہیے تھا اور بدنظمی اور مفاد پرست عناصر کو ویسے ہی کارخانے پر حاوی رہنے دینا تھا جیسے میرے پیش رو کرتے رہے۔ آخر مجھے ملا کیا؟ بغیر کسی گناہ کے عہدے سے ہٹا دیا گیا حالانکہ میں نے کارخانے کی جسمانی اور مالی کارکردگی بہتر کی، عملے کی مراعات اور سہولیات میں اضافہ کیا''۔ انہوں نے افسوس کے ساتھ کہا۔

سوال: مسٹر گپتا کو کیا کرنا چاہیے تھا؟